"اسلامی نصب العین اور مقاصد واضح کرنے" اور اس کے اندر "توحید کی تعلیم عام کرنے" کا کام کون انجام دے گا؟ نصابی کتابوں میں عقیدۂ توحید سمونے کی کون اجازت دے گا؟ قوتِ نافذہ کیا ہو گی؟ تعجب ہے کہ قوتِ نافذہ کا مسئلہ مصنف کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا۔

پاکستان میں نفاذِ اسلام کے ضمن میں ایک اہم سوال یہ ہے (کوئی مورخ اس سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا) کہ نفاذِ اسلام کے سلسلے میں پاکستان کی بانی جماعت مسلم لیگ کا رول کیا رہا؟ مصنف نے لیگ کی میزانِ عمل سے چشم پوشی کی ہے، بلکہ بالواسطہ کئی جگہ اس کی مدح سرائی کی ہے، اور اسے تحفظ فراہم کیا ہے۔ (یہ مقالہ نومبر ۱۹۹۳ اور اس سے متصل ماقبل زمانے میں تحریر کیا گیا تھا۔ مصنف کو مسلم لیگ (ن) کی شکست سے جو شدید صدمہ پہنچا، مقالے پر اس کا واضح اثر موجود ہے۔)

یہاں ایک غلطی کا ازالہ ضروری ہے۔ فاضل مصنف کا یہ کہنا درست نہیں کہ مولانا نے اقبال کے لیے "میرا روحانی سہارا" کے الفاظ استعمال کیے تھے (مظفر صاحب کے ہاں اس کا حوالہ بھی درست نہیں ہے)۔ مولانا نے اقبال کی وفات پر لکھا تھا: "سب سے بڑا مادی سہارا، جس سے مدد کی توقع تھی، اقبال کا سہارا تھا، سو وہ بھی یہاں قدم رکھتے ہی چھین لیا گیا" (ترجمان القرآن، شمارہ محرم ۱۳۵۷ھ)

جناب مظفر حسین کا زیرِ نظر مقالہ بلاشبہ ان کی وسیع مطالعے، دردمندانہ سوچ اور نفاذِ اسلام اور پاکستان کے مستقبل کے بارے میں ان کی فکرمندی کا مظہر ہے، مگر اس کے ساتھ بعض معاملات میں ان کے مغالطہ انگیزیوں، تضادات اور غلط اندیشیوں کا مرقع بھی ہے۔ آپ اسے پاکستانی دانشوری کا عبرت انگیز المیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اقبالیات، درسی کتب میں از شاہد اقبال کامران۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ صفحات ۲۲۰۔ قیمت درج نہیں۔

زیرِ نظر کتاب ایک تحقیقی رپورٹ ہے، جسے ایم فل اقبالیات کی ڈگری کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی (خصوصاً سرکاری) اداروں میں مختلف سطحوں پر علامہ اقبال کی تحریریں کس حد تک نصابات میں شامل ہیں اور ان کا مطالعہ کس انداز میں اور کن زاویوں سے کیا جا رہا ہے۔ اس جائزے سے پتا چلتا ہے کہ اقبال کے حالات اور ان کی شاعری کی تعلیم و تدریس پہلی جماعت سے ایم فل اردو تک کے تعلیمی نصابات میں شامل ہے اور مختلف مضامین کی درسی کتابوں میں، اقبال کا تذکرہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اقبال کا سب سے زیادہ ذکر صوبہ بلوچستان کی نصابی کتابوں میں اور سب سے کم پنجاب کے نصابات میں ملتا ہے۔ بعض نصابی کتابوں میں متحدہ قومیت،